خاتونِ مسلم کیلئے قیمتی ہدیہ !

ح ۲۲ :

رَأَيْتُ شَابًّا وَّ شَابَّةً فَلَمْ آمَنْ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِمَا " (رواہ احمد فی مسندہ)

فرمایا : میں نے ایک جگہ ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دیکھا ، سو مجھے اس لڑکی (کے سلسلے) میں (فتنے کا) اندیشہ (لاحق ہوگیا) ہے "

غیر محرم کے ساتھ خلوت :

نوجوان لڑکے اور لڑکی کی قید احترازی نہیں ہے کہ اگر غیر محرم جوڑا نوجوان ہو تو پھر خیر ہے۔ دراصل یہ بات "آگ اور تیل" کے طور پر کہی گئی ہے کہ نوجوان جوڑا اگر غیر محرم ہے تو پھر ان کی تنہائیاں اور خلوتیں یوں سمجھئے کہ جیسے جلتی آگ کو تیل دکھانا - ظاہر ہے یہ صورت جوڑے کی دنیا اور آخرت دونوں کو خاکستر بنا سکتی ہے -

اسلام میں غیر محرم مرد اور عورتوں کے لئے خلوتوں کے مواقع پیدا کرنا یا ہونے دینا قطعاً حرام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ :

"ما خلا رجل بامرأة الا كان ثالثهما شيطان" (ترمذی)

" غیر محرم عورت کے ساتھ جب کسی مرد کو خلوت میسر ہو جاتی ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان (ضرور) شریک ہو جاتا ہے "

کیونکہ اب شیطان ان کی شرافت کو داغدار کرنے کا موقع ضائع نہیں ہونے دیگا - اور ان کو ایک ایسے فتنے میں مبتلا کر ڈالے گا جو دونوں کے دنیوی اور اخروی مستقبل کے لئے مہلک ثابت ہوگا - اس لئے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا یخلون رجل بامرأۃ الا مع ذی محرم" (بخاری، مسلم)

"ذی محرم کے بغیر کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کی پینگیں نہ بڑھائے۔"

اس پر ایک صحابی نے کہا کہ "میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے اور میں ایک فوجی مہم میں شریک ہوں" فرمایا واپس ہو جا اور اپنی بیوی کے ہمراہ حج کر!" (بخاری، مسلم)

ایک اور موقع پر فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ ما خلا رجل بامرأۃ الا دخل الشیطان بینھما ولا یزحم رجلا خنزیر متلطخ بطین او حمأۃ خیر لہ من ان یزحم منکب منکب امرأۃ لا تحل لہ" (طبرانی)

"بخدا جب کبھی کوئی غیر مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ان دونوں میں گھس جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ کسی (غیر محرم) مرد سے کسی (غیر محرم) عورت کے کندھے سے کندھا لگے، بہتر ہے کہ وہ بدبو دار کیچڑ میں لتھڑے ہوئے خنزیر سے لگے۔"

خلوت:

ایک خلوت کے معنے ہیں کہ وہاں ان دو کے سوا اور کوئی نہ ہو، دوسرا یہ کہ گو وہاں اور بھی بہت ہوں مگر وہ سب غیر محرم ہوں، خاتون کے ہمراہ کوئی اپنا محرم نہ ہو۔ جیسا کہ حج یا عام سفر کے سلسلے میں فرمایا۔ تیسرا یہ کہ گو بھری دنیا ہو تاہم اس اجنبی ماحول میں بے کھٹکے رہ رہے ہوں۔ یا اپنے گھر میں تو ہوں لیکن ٹیلیفون یا بذریعہ خط و کتابت اور نامہ و پیام ان کے آنا اور رابطہ کی نوعیت ایسی ہو جیسے گلے مل رہے ہوں یا گلے مل بیٹھنے کی تقریب کے سامان کر سکتے ہوں۔ الغرض محرم کو بے خبر رکھ کر خفیہ تدابیر کے ذریعے اس غیر محرم جوڑے کے روابط کی منصوبہ بندی کی جتنی شکلیں ہیں، ان سب کو ہم خلوت کی بھیانک صورتیں ہی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ سب حرام ہیں۔ جدید تہذیب نے "معروف خلوت" کے علاوہ دوسری مذکورہ سب شکلوں کو عام حد تک لوگوں کے لئے گوارا بنا دیا ہے۔ اس لئے سرپرست عموماً اپنی بچیوں یا بچوں کے احتساب سے غافل رہتے ہیں اور اسی "وسیع ظرفی" کے مہلک غاروں میں عزت و آبرو، خاندانی شرف و مزیت اور ان کے روحانی اور اخلاقی اقدار کے مستقبل کے "لاشے" دفن ہوتے رہتے ہیں۔ مگر "بابو" اور "میاں صاحب" دونوں اس روشن خیالی میں مست رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خوب گزری اور خوب رہا — وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا — انا للہ وانا الیہ راجعون!

فقہاء نے اس بارے میں اتفاقی احتیاط برتی ہے کہ اگر ساس جوان ہو تو داماد کا خلوت میں اس کے ساتھ بیٹھنا صحیح نہیں ہے:

" ویکرہ الخلوۃ بالعجوزۃ الشابۃ لفساد الزمان " (ثبات الستور لذوات الخدور)

الغرض عورت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ اگر یہ جھولی میں جا پڑے تو اس کی فتنہ سامانی کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے بڑے بڑے معزز خاندان رسوا ہوئے اور سینکڑوں مرد اس کے ہاتھوں برباد ہوئے۔ اور معاشرہ میں خرابیوں کو اسی نے ہی مہمیز کیا — یہ وہ آگ ہے جس سے خدا کی مدد کے بغیر کسی کا بچنا آسان نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس سلسلہ کی خلوتوں پر نظر رکھی جائے تو بگڑی بن سکتی ہے۔

۲۴۷:

" مَا اَحْبَبْتُ مِنْ عَیْشِ الدُّنْیَا اِلَّا الطِّیْبَ وَالنِّسَاءَ " (ابن سعد) عن میمون مرسلا بسند ضعیف (ز)

" دنیا کی زندگی میں سے خوشبو اور عورت سے ہی میں نے محبت کی ہے!"

چونکہ مؤلف مرحوم کو حدیث سے کچھ زیادہ مناسبت نہیں ہے، اس لئے انہوں نے زیادہ تر مناری کی کنوز الحقائق سے استفادہ کیا ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جو رطب و یابس کا مجموعہ ہے اور زبان زد عام روایات کو جمع کر کے رکھ دیا ہے۔ مذکورہ بالا روایت بھی انہوں نے اسی سے لی ہے۔ حالانکہ اس روایت کے بالمقابل ایک اور روایت نسبتاً قابلِ اعتبار بھی ہے اور معروف بھی، وہ ان کی نظر سے گزری نہیں یا جچی نہیں۔ بہر حال اسے نہیں لائے۔ وہ یہ ہے:

" حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ "

(رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن انس بسند حسن۔ جامع صغیر سیوطی)

" تمہاری دنیا میں سے مجھ میں جس سے فطری لگاؤ ہے، وہ خوشبو اور عورت ہے، اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں مجھے ودیعت کی گئی ہے "

یہ بات کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصل میں " رہبانیت " کی جڑ کاٹی ہے۔ اور اس تصور کی تردید فرمائی ہے کہ: اس قسم کی دنیاداری شاید روحانی اقدار، پیغمبری اور تقویٰ یا بشری تقاضوں کے مطابق، اس قسم کی چیزوں سے دلچسپی " مقامِ محمدیت " کے منافی ہے — کفار اور اوہام پرست عناصر کا یہ نظریہ رہا ہے کہ پیغمبری اور بشری تقاضے ایک بے جوڑ ٹانکا ہے:

" مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق " (الفرقان ع۱)

کہ " یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی ہیں؟"

فرمایا، جتنے بھی رسول ہم نے بھیجے ہیں وہ سب یہ کام لیا کرتے تھے:

"ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية" (الرعد ع ۲)

فرمایا، بیوی بچے بھی سب کے تھے:

"ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية" (الرعد ع ۶)

کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی غرض و غایت ہی یہ تھی کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ بشری تقاضوں سے یوں عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ خدا جوئی کے لئے ترک دنیا ضروری نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر خدا کی منشار کی تعمیل میں کوتاہی نہ کرنا دراصل خدا جوئی کی اساس ہے۔ بشریت، پیغمبر کے حق میں گالی نہیں ہے۔ جیساکہ عہد رفتہ یعنی عہد جاہلیت کی باتیں آج کل یہ بریلوی لوگ کر رہے ہیں۔ بلکہ بشریت، کمالِ پیغمبری کا ایک عظیم باب ہے کہ نوعی لحاظ سے بشری خصائص سے ان کی زندگی پوری طرح بوجھل، لیکن اس کے باوجود رب کی مرضی کی تعمیل میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے۔ بشریت کی انہی فطری اور تاریخی خاصیتوں کو واضح کرنے کے لئے اللہ کے پیغمبر نے مندرجہ بالا بات کہی ہے کہ خوشبو اور بیوی سے ان کو فطری لگاؤ ہے، تاہم بندۂ خدا ہونے کی حیثیت سے فرمایا کہ:

"میری روحانی تسکین کے لئے نماز تجویز کی گئی ہے"۔ یعنی خوشبو اور بیوی کی بات تو ایک نوعی خاصہ ہے۔ اس سے پاک ہونے کا دعویٰ "رسول نافہمی" کی دلیل ہے۔ جو لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے گھبراتے ہیں، وہ دراصل عہد جاہلیت کے انہی منکرین رسول کی آواز کی تجدید کر رہے ہیں۔ وہ رسول کا مقام بلند نہیں کر رہے بلکہ رسول کی رسالت کے انکار کے سامان کر رہے ہیں۔

بہرحال کھانے پینے اور جورو جیسی دلچسپیوں سے پاک ذات صرف اللہ رب العزت کی ہے کیونکہ یہ بات صرف مادی جوہر کے خصائص سے تعلق رکھتی ہے۔ جو نور محض ہو، وہ تو ان سے پاک ہو سکتا ہے لیکن وہ شے جو مادی بھی ہو اور ذی حیات بھی، ان کو ان چیزوں سے مفر نہیں ہے۔

اس کے علاوہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے دور میں عورت ایک حقیر شے متصور رہی تھی۔ بس یوں سمجھئے کہ بندوں کے جنسی دواعی اور تقاضوں کی تسکین کے لئے ایک "متاع"، اور وہ بھی جیسے ایک پھل، جسے چوس کر پھینک دیا جائے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرما کر عورت کی اس تحقیر کو غلط اور ختم کیا ہے اور اسے انسان ہونے کا ایک عظیم مقام دیدیا ہے کہ عورت "رفیق حیات" ہے، ڈھیلا نہیں ہے کہ استعمال کرکے اسے پھینک دیا جائے۔

(جاری ہے)